Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
خطبہ نمبر 10
CPL 61
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029

پیر 20 اپریل 1998ء 22 ذی الحجہ 1418ھ 20 شہادت 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 83

حسد سے بچو

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن اور گھاس کو جلا دیتی ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحسد)

جو خدا کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار ہو اللہ اس کے دکھ خود اٹھا لیتا ہے

حسد سے اخلاقی قوتوں کا خون ہوتا ہے اور اس سے کوئی بھی فائدہ نہیں ہوتا

خدا نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے جو جوش کے ساتھ میری اطاعت کرتی ہے

بیت الفضل لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17- اپریل 1998ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن؛ 17- اپریل 1998ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس میں آپ نے احباب کو حسد سے بچنے اور رشک اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت صاحب کا خطبہ حسب معمول احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہوا اور مواصلاتی سیاروں کے رابطے سے دنیا بھر میں بیک وقت دیکھا اور سنا گیا حضرت صاحب کے خطبہ کا پانچ زبانوں "انگلش، عربی، فرانسیسی، جرمن اور ترکی زبان میں رواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج دنیا بھر میں جماعت کے خلاف جو کارروائیاں ہو رہی ہیں وہ حسد پر مبنی ہیں۔ حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ بہت سے ہیں جو زبان سے اللہ کا نام لیتے ہیں لیکن اللہ کے لئے دکھ نہیں اٹھاتے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ دکھ اٹھانے کا معاملہ ایمان کو نمایاں کر دیتا ہے۔ اللہ کے بہت سے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو جانتے بوجھتے ہوئے دنیا کے دکھ قبول کر لیتے ہیں مگر اللہ کی ناراضگی قبول نہیں کرتے۔ جبکہ کچھ لوگ اس کے برعکس ایسے ہیں جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اس کی راہ میں دکھ آجائے تو فوراً خدا کو چھوڑنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ غیر اللہ سے یعنی انسانوں سے ڈرتے ہیں اور خدا سے قطع تعلق کر لیتے ہیں اللہ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کا یہ خوبصورت ارشاد بیان فرمایا کہ جو خدا کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار ہو اللہ اس کے دکھ خود اٹھا لیتا ہے۔

حضرت امام جماعت نے فرمایا کہ صاحب ایمان پر خدا کے غضب کی بلا نہیں پڑتی۔ وہ بلائے ناگہانی سے بھی بچایا جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ بظاہر صاحب ایمان پر بھی بلائے ناگہانی آتی ہے لیکن ایسی بلائے ناگہانی کہ جس سے دنیا یہ سمجھے کہ خدا نے اسے چھوڑ دیا ہے ایسی بلا صاحب ایمان پر نہیں آتی۔ حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں ایسی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ کے لطیف خطابات اور تحریرات گہرا غور کئے بغیر سمجھ نہیں آسکتے۔ حضرت امام جماعت الرابع نے فرمایا کہ میرا اس کے سوا کوئی فریضہ نہیں کہ حضرت بانی سلسلہ کی بات آپ پر آسان کردوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ کے کلام میں زندگی کی ایسی لہر ہے جو کبھی نہیں مرسکتی۔ جب بھی آپ اس کلام کو پڑھتے ہیں زندگی کو نئے سرے سے ابھرتے دیکھتے ہیں۔ یہ فقرے ایک غیر روحانی انسان کے منہ سے جاری ہو ہی نہیں سکتے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ شدید مخالفتوں کے باوجود حضرت بانی سلسلہ کی آواز اور جماعت کا ترقی کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ جماعت خدا کی طرف سے ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کی جماعت آپ کی سچائی کی گواہ بن چکی ہے۔ آپ کے ایک ادنیٰ غلام کی آواز میں جو برکت ہے وہ آپ ہی کی وجہ سے ہے اور آج ساری دنیا یہ بات پوری ہوتی دیکھ رہی ہے۔ خدا نے ایک مخلص جماعت بانی سلسلہ احمدیہ کو عطا کی ہے۔ اور جس جماعت کا بھی امام سے اخلاص و وفا کا مضبوط تعلق قائم ہو گا وہ جماعت لازماً ترقی کرے گی حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ نے اپنی خاص رحمت جماعت احمدیہ کے لئے مقدر فرما دی اور جس کو خدا خاص کر لے اس کی راہ میں کوئی طاقت روڑے نہیں اٹکا سکتی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے حسد کے بارے میں احادیث بیان فرمائیں اور فرمایا میں جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ حسد سے بچیں۔ مجھے جماعت کے بعض لوگوں کے بارے میں یہ فکر ہے۔ یہ لوگ ایسے احمدیوں کی ان نیکیوں پر حسد کرتے ہیں جو ان کو عطا نہیں ہوئیں۔ اور اموال اور عہدوں پر حسد کرتے ہیں حضرت صاحب نے فرمایا کہ حسد سے کلیتاً توبہ کریں جب آپ کے کسی بھائی کو کچھ مل جائے تو بھائی چارے کا تقاضا ہے کہ اس پر اللہ کا شکر ادا کریں۔ کسی سے حسد کرنے کی اس میں کوئی گنجائش نہیں۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے حسد کے بارے میں ارشادات بیان فرمائے اور فرمایا کہ حسد سے اخلاقی قوتوں کا خون ہوتا ہے۔ اور اس سے کوئی بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ حضرت صاحب نے دعا کی کہ خدا کرے ہم ایمان والوں کی جماعت کا نمونہ دکھائیں۔ اپنے بھائیوں کو اپنا دشمن نہ بنائیں۔ روحانی حالتوں میں کسی کی نیکی سے خوش ہوں جب بھی کسی احمدی کو کوئی اچھی چیز نصیب ہو تو اگر اس پر حسد کریں گے تو یہ روحانی کوڑھ کے آغاز کی علامت ہے۔ اللہ کرے کہ آپ میں حسد کی بجائے رشک پیدا ہو اور دوسرے احمدیوں کی نیکیاں دیکھ کر آپ رشک کے جذبات سے بھر جائیں کہ خدا کرے کہ مجھ میں بھی یہ نیکیاں پیدا ہوں۔ اور نیکیوں میں آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

خدا کرے کہ ایسا ہی ہو......!!

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

پیر - 20 اپریل 1998ء

6:40 صبح: ایم ٹی اے امریکہ کی پیشکش - سچائی کی متلاشی

11:25 دوپہر: درس کلام الہٰی بیت الفضل لندن

2:05 دوپہر: اردو کلاس

3:10 دوپہر: سپورٹس نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

منگل 21- اپریل 1998ء

11:20 دوپہر: پشتو پروگرام: خطبہ جمعہ 13-9-96

12:25 دوپہر: دینی تعلیمات

3:10 دوپہر: طبی معاملات

7:05 رات: ترجمہ کلام الہٰی کلاس

ماہنامہ انصار اللہ کے بارے میں چند ضروری گذارشات

- ماہنامہ انصار اللہ کی اپنی تعلیمی اور تربیتی افادیت کے پیش نظر اس کا ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا ضروری ہے۔
- تمام انصار بھائی خود بھی اس کے خریدار بنیں اور دوسروں کو بھی بنائیں۔
- مالی وسعت رکھنے والے انصار اللہ اپنے ایسے بھائیوں کے نام جاری کرائیں جو مالی وسعت نہ رکھتے ہوں مگر پڑھنے کے خواہش مند ہوں۔
- مالی وسعت نہ رکھنے والے انصار بھائی بھی اگر باقاعدگی سے رسالہ پڑھنے کے خواہش مند ہوں تو ہمیں تحریر کریں ان کے نام بھی رسالہ جاری کر دیا جائے گا۔
- تمام زعماء مجالس - زعماء اعلیٰ مجالس - ناظمین اضلاع و علاقہ سے گذارش ہے کہ وہ رسالہ کی توسیع اشاعت کے لئے بھرپور مساعی عمل میں لائیں اور 30 جون تک اپنے اپنے ٹارگٹ پورے کریں۔

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب دشمن آپ کی بات نہیں مانے گا تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ اس کے نہ ماننے کا غم محسوس کریں اور وہ غم صبر اور دعاؤں میں تبدیل ہو جائے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 6- فروری 1998ء بمطابق 6 تبلیغ 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا (-)

یہ سورۃ الاعراف کی آیات پندرہ تا چوبیس ہیں جن کی میں نے تلاوت کی ہے۔ اس مضمون پر میں پہلے بھی روشنی ڈال چکا ہوں جو ان آیات کریمہ میں بیان ہوا ہے۔ آج ایک خاص ارادے کے ساتھ دوبارہ ان کی تلاوت کی ہے اور ان میں سے بعض باتیں ہیں جو میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں ورنہ تمام آیات جن کی تلاوت کی گئی ہے اگر ان کی تفصیل شروع ہو گئی تو یہ مضمون بیچ میں رہ جائے گا اور اگلے خطبے میں بھی اس کا ختم ہونا مشکل ہے۔

شیطان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو پہلا مکالمہ ہوا ہے اور شیطان نے کیوں خدا تعالیٰ کو چیلنج دیا کہ میں اب تیرے بندوں سے کچھ کرنے والا ہوں یہ سارا تذکرہ ان آیات کریمہ میں کیا گیا ہے۔ جب شیطان کو خدا نے دھتکار دیا تو اس نے کہا (-) کہ مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن یہ لوگ اٹھائے جائیں گے یعنی آخری دن تک اس دنیا میں جو انسان بسر کرے گا اس وقت تک اس نے اپنے لئے مہلت مانگی۔ (-) اور یہ کہا کہ چونکہ تو نے مجھے گمراہ قرار دیا ہے اس لئے میں صراط مستقیم پر تیرے بندوں کے لئے بیٹھوں گا اور دیکھوں گا کہ تیرے بندے کس قسم کے ہیں۔ اگر میں گمراہ ہوں تو جن کو تو اپنا بندہ کہتا ہے ان کو میں بہکا کے بتاؤں گا کہ دیکھ تیری پیداوار' تیرے بندے مجھ سے اعلیٰ نہیں ہیں۔ اور چونکہ اپنے بندے کو خدا تعالیٰ نے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا یہ شیطان کا اس کے مقابل پہ ایک استدلال تھا کہ مجھے تو تو نے گمراہ قرار دے دیا پر جس کے لئے مجھے سجدے کا کہہ رہا ہے اس کا جو میں حال کروں گا پھر پوچھوں گا کہ گمراہ کون ہوتا ہے اور دعویٰ یہ ہے کہ مجھے صراط مستقیم پر بیٹھنے دے اور یہ اہم نکتہ ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

(ہمیں سیدھا راستہ دکھا) کہہ کر ہم اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو جاتے' وہاں سے ہمارا امتحان شروع ہوتا ہے۔ اور شیطان بیٹھا ہی صراط مستقیم پر ہے۔ اگر کوئی انسان ٹیڑھی راہوں پر چل رہا ہو تو وہ تو پہلے ہی ٹیڑھا چل رہا ہے' شیطان کو ضرورت کیا ہے کہ ٹیڑھی راہوں سے بہکائے۔ **پس صراط مستقیم پر چلنے کے جو تقاضے ہیں ان کو ہمیں پیش نظر رکھنا ہے اگر نہیں رکھیں گے تو جس راہ سے انعام ملتے ہیں اسی راہ پہ مغضوب ہو کر مارے جائیں گے یا اس راہ سے بہکائے جائیں گے اور اس راہ سے ہٹ جائیں گے۔** اور شیطان صراط مستقیم پر ہر بھیس میں آتا ہے ہر پہلو سے حملہ آور ہوتا ہے۔ چنانچہ (کلام الٰہی) فرماتا ہے (-) پھر میں ان کے پاس ضرور آؤں گا ان کے سامنے سے (-) اور ان کے پیچھے سے بھی (-) اور ان کی دائیں طرف سے بھی (-) اور ان کے بائیں طرف سے بھی (-) اور تو دیکھے گا کہ اکثر تیرے بندے شکرگزار نہیں ہیں۔ اب کوئی طرف نہیں چھوڑی شیطان نے' سامنے سے بھی آئے گا' پیچھے سے بھی آئے گا' دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی' دائیں اور بائیں میں ایک مفہوم مذہب یا دنیا بھی ہو سکتے ہیں۔ دائیں طرف سے وہ مذہب کے رستے بھی حملہ آور ہو گا اور دنیا کی حرص دلا کر اس طرف سے بھی حملہ آور ہو گا۔ تو یہ وہ صراط مستقیم کا رستہ ہے جسے ہم نے اختیار کیا ہے اور جو بلاؤں سے بھرا پڑا ہے اور جب تک کامیابی سے اس راہ سے گزر نہ جائیں۔ (-) جب تک انسان کی بعثت اخروی ہو جائے اس وقت تک ہم خطرے سے پاک نہیں ہیں۔ یہ تنبیہہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ پہلی کہانی ہے مذہب کی اور یہی تمہاری کہانی ہے اسی سے تم آزمائے جاؤ گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اور جس نے بھی تیری پیروی کی ان سب کو میں جہنم سے بھر دوں گا۔ پھر آگے سلسلہ شروع ہو جاتا ہے آدم کا' پھر کیسے شیطان نے ان کو دھوکہ دینے کی کوشش کی اور ایک حد تک دھوکہ دے دیا۔ پھر آخر پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ تم دونوں کو میں نے یہ متنبہ نہیں کر دیا تھا کہ یہ شیطان جس نے تمہیں بہکایا ہے یہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے یہ تنبیہہ اس رستے پر چلنے سے پہلے کی گئی تھی **اور سب سے پہلی تنبیہہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے لئے نازل ہوئی ہے یہی تنبیہہ تھی کہ اب تمہیں ہم سیدھے راستے پر چلائیں گے لیکن اس رستے کے خطرات سے پہلے متنبہ کر رہے ہیں اور ہم تمہیں کھلم کھلا بتا رہے ہیں کہ یہ شیطان تمہارا دشمن ہے' کھلا کھلا دشمن ہے اس سے دھوکہ نہ کھا جانا۔** یہ وہی مضمون ہے جو بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں اس نئے دور میں بیان فرمایا یعنی وہ دور حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے وقت سے شروع ہوتا ہے۔

یہ سورۃ فاطر کی آیات چھ تا آٹھ ہیں (-) اے بنی نوع انسان اللہ کا وعدہ سچا ہے اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں (-) تمہیں ہرگز دھوکہ نہ دے (-) دنیا کی زندگی۔ دنیا کی زندگی تمہیں کیسے دھوکہ دے گی (-) اور بہت بڑا فریبی (-) تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے (-) شیطان تمہارا دشمن ہے اسے بحیثیت دشمن کے پکڑو' دوست نہ بنا بیٹھنا۔ (-) وہ تو اپنے پیچھے چلنے والوں کو پکارتا ہے یعنی جو اس کا گروہ ہیں (-) تاکہ وہ جہنم کا ایندھن بن جائیں۔

اب یہ کھلی کھلی وارننگ' یہ تنبیہہ' اتنی وضاحت کے ساتھ اور اس تسلسل اور ربط کے ساتھ دنیا کی کسی اور کتاب میں آپ کو نہیں ملے گی۔ پہلے بتا دیا ہے دھوکہ دینے والا ہے' دھوکہ دینے والا بھی ایسا کہ اس سے بڑھ کر کوئی دھوکہ دینے والا نہیں ہے اور دھوکہ دینے والا تمہارا دشمن ہے اس سے تم خیر کی کیا توقع رکھتے ہو۔ اور اس کی چال یہ ہے کہ دنیا کی زندگی تمہیں اچھی دکھائی دے گی اور اس چال میں جب تم پھنس گئے تو جس کو اچھا سمجھتے تھے وہی برا ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ تم انتہائی مکروہ انجام کو پہنچو گے۔ جن خوبصورت چیزوں کی تم نے پیروی کرنے کی کوشش کی' جن سے دل لبھانے کی کوشش کی وہ لازماً تمہیں چھوڑ دیں گی' لازماً ان کے تتبع سے تمہیں کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا سوائے دھوکے اور فریب کے' سوائے اس کے کہ تم حسرت کے ساتھ جان دو اور دوبارہ واپس اس دنیا میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوٹنے کی کوشش کرو کہ کاش ہم اس رستے پر، صحیح طریق پر اپنی حفاظت کرتے ہوئے چلتے اور شیطان کے دھوکے میں نہ آتے یہ حق ہے۔

جب اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے یہ میرا وعدہ حق ہے' یہ حق ہے ایسا ہی ہو گا جو چاہو کرتے پھرو تم اس انجام سے بچ نہیں سکتے کہ شیطان جس کو تم نے دوست بنا لیا جس کی باتیں مان لیں وہ دھوکہ باز ہے اور دھوکے باز ایسا جو تمہارا دشمن' تمہارے حق میں دھوکہ نہیں کرے گا ہمیشہ تمہارے خلاف دھوکہ کرے گا۔ یہ زندگی کا خلاصہ ہے اور اس خلاصے کو ہم ہمیشہ بھول جاتے ہیں۔ **یہ ہمارا پہلا سبق ہے جو جب سے زندگی بنی اور مکمل ہوئی اور جب سے مذہب کا آغاز ہوا اس وقت سے یہی وہ راستہ ہے جو ہمیشہ سے چل رہا ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد' ان کے آباؤ اجداد کے' ان کے آباؤ اجداد سب اسی رستے پر چلے ہیں اور (سوائے اس کے کہ اللہ چاہے) سب نے دھوکہ کھایا ہے۔**

ایک بات میں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں۔ شیطان کا یہ کہنا کہ تیرے بندے ضرور ناشکرے ہوں گے یہ جھوٹ نکلا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے!؟ میرے بندے تو کسی حال میں ناشکرے نہیں ہوں گے تو جو چاہتا ہے کر۔ اپنے گھوڑے دوڑا دے ان کے اوپر لیکن اس وہم میں مبتلا نہ ہو کہ جو میرے بندے ہیں وہ کسی طرح تمہارے فریب میں آئیں گے۔ وہ قیامت تک تم سے محفوظ رکھے جائیں گے اور میرے بندوں کے طور پر جانیں دیں گے' تمہارے بندے کے طور پر نہیں۔ پس شیطان کی باتوں میں ایک فریب ہے۔ اس دعوے میں بھی ایک فریب ہے کہ تیرے بندے ناشکرے ہوں گے۔ خدا کے بندے تو ایسے شکر گزار ہوتے ہیں کہ کسی ابتلاء میں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے وہ باز نہیں آتے۔

اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں اس کی مثالیں بہت سی دی ہیں ایک حضرت ایوبؑ کی مثال ہے اتنی سخت آزمائشوں میں مبتلا کئے گئے کہ لوگ' ان کے عزیز و اقارب کہا جاتا ہے کہ - - - ایسے ناسوروں کے ساتھ جسم کو چھیدا ہوا چھوڑ گئے جن میں کیڑے چل رہے تھے لیکن ایوبؑ نے ناشکری نہیں کی۔ اسی حالت میں مسلسل خدا کا شکر ادا کرتا رہا۔ آخر میں تیرا بندہ ہوں' شیطان نے مجھ پر آزمائش ڈالی ہے جو چاہے کر لے میں تیرا بندہ رہوں گا' تیرا ہی رہوں گا۔ اس کی ایسی جزا خدا نے دی کہ وہ سب کچھ جو چھوڑ کر چلے گئے تھے وہ واپس لوٹے' صحت کی بحالی ہوئی۔ وہ مملکت عطا ہوئی اور ہمیشہ ہمیش کے لئے (کلام الٰہی) میں آپ کا ذکر محفوظ کر دیا گیا۔ **تو ایک ایوبؑ ہی اپنی تفصیلات کے ساتھ' جو اس کی زندگی میں تفصیلات اس کے صبر کی ہمیں دکھائی دیتی ہیں' ان پر ہی غور کر لیں تو شیطان کا یہ وعدہ جھوٹا نکلتا ہے۔ مگر خدا کا بندہ بننا پڑے گا اور یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا کا بندہ بنے اور شیطان کو سجدے کرے۔**

یہاں یہ مضمون الٹ جاتا ہے۔ شیطان نے خدا کے بندے کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اور وہ لوگ جو بنی نوع انسان کہلاتے ہیں وہ شیطان کو سجدے کرنے لگ گئے اور اسی میں شیطان کا تکبر ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نہیں یہ تو تیرے بندے ہیں جس کو سجدہ کرتے ہیں اس کے بندے ہیں۔ پس یہ مضمون ایسا ہے جس کو خوب کھول کر اپنے ذہنوں میں حاضر کر لیں کیونکہ اسی میں ہماری آزمائش ہے اور اس آزمائش پر پورا اترنے کا راز بھی ہمیں سکھا دیا گیا ہے۔ وہ راز یہ ہے کہ اللہ کی طرف جھکیں اور خدا سے مدد چاہیں۔ چنانچہ وہی آیات جن کی میں نے تلاوت کی تھی ان میں آدم اور حوا کی ایک یہ التجا ہے (-)

جب بھی شیطان نے کوئی دکھ پہنچایا' یا ان کے تعلق میں شیطان نے جو دھوکہ دے دیا تو یہ عرض کرتے ہیں خدا سے اور یہ دعا خدا کی سکھائی ہوئی ہے اپنے طور پر ان کو نہیں آئی۔ (-) اے ہمارے رب ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ پس پہلے دن جو شیطان سے بچنے کا راز تھا یا اگر نہ بچ سکے اور شیطان سے کوئی زخم لگ گئے تو ان کو مرہم لگانے کا جو طریقہ خدا نے سکھایا ہے وہ یہ دعا ہے (-) اے ہمارے رب ہم نے اپنی جان پہ ظلم کیا ہے (-) اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہماری حالت پر رحم نہیں فرمائے گا (-) تو ہم ضرور گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ پس یہی دعا آج بھی ہمارے لئے شیطان سے بچنے یا شیطان کے زخموں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ان کی شفا کی غرض سے ہمارے کام آسکتی ہے اس پر غور کریں اور اس پر غور کرنے سے پہلے یہ توبہ ضروری ہے کہ اے خدا ہم نے پہچان لیا ہے کون ہمارا دشمن ہے اس دشمن سے اب ہم تیری پناہ میں آتے ہیں۔ جو گزر گیا سو گزر گیا زخم اس نے لگا دیئے سو لگ گئے۔ لیکن اب ہماری دعا ہے' یہ التجا ہے کہ پہلوں کو تو بھول جا آئندہ کے لئے ہمیں توفیق بخش کہ ہم دوبارہ پھر اس شیطان کے قبضے میں نہ آئیں۔

یہ ارادہ جو بہت قوت چاہتا ہے' جو قوت ارادی کا تقاضا کرتا ہے۔ اگر قوت ارادی نہ ہو اور انسان بار بار ٹھوکر کھائے تو پھر بعید نہیں کہ ایسی حالت میں وہ جان دے جس حالت میں شیطان کا اس پر قبضہ ہو۔ یہ وہ امور ہیں جن سے متعلق میں جماعت کو بار بار تنبیہہ کر رہا ہوں اور جانتا ہوں کہ **اللہ کی مدد کے بغیر یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ہم شیطان کے حملوں سے بچ سکیں** وہ ہمارے سامنے سے بھی آئے گا' پیچھے سے بھی آئے گا' مذہب پر بھی حملہ آور ہو گا' دنیا پر بھی حملہ آور ہو گا ہر پہلو سے ہم آزمائے جائیں گے اور اس سے زیادہ مکروہ چیز نہیں ہو سکتی کہ خدا نے پیدا کیا ہو اور بندے شیطان کے ہو جائیں۔ اس شیطان کے بندے ہوں جس نے خدا کے بندے کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس شیطان کو سجدہ کریں جو خدا کا منکر ہو چکا ہو یا منکر نہیں تو خدا کا باغی ہو گیا ہو۔ نہایت مکروہ چیز ہے اگر آپ اس کو سمجھ لیں اور یہ سادہ سا سبق انسان سمجھ نہیں رہا یہ مشکل ہے۔

جب بھی آپ یہ باتیں سن کر واپس گھروں کو لوٹیں گے تو وہی زندگی پھر دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ قدم قدم پر شیطان ضرور حملہ آور ہو گا' قدم قدم پر آپ کے لئے ٹھوکروں کے سامان ہوں گے اور قدم قدم پر انسان اس شعور کے بغیر کہ وہ کیا کر رہا ہے خدا کی بجائے شیطان کو سجدے کرے گا۔ یہ ساری زندگی کی ناکامی کا راز ہے۔ اپنے نفسوں کا مطالعہ خود کر کے دیکھیں اپنے حالات پر خود غور کریں۔ اپنے بیوی بچوں سے سلوک' اپنے بڑوں سے' اپنے چھوٹوں سے' اپنے ہمسایوں سے' اقتصادی معاملات میں جن سے آپ معاملے کرتے ہیں ان سب سے جو سلوک کرتے ہیں ان کا ایک ایک کا میں ذکر پہلے کر چکا ہوں کہ کس تفصیل سے آپ کو غور کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ ان باتوں کو اس تفصیل سے میں نہیں دوہرا رہا لیکن ان باتوں کا بار بار ذکر کرنا میرے لئے ازبس ضروری ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ اس ذکر کو میں کبھی چھوڑ دوں کیونکہ جب بھی میں نے یہ ذکر چھوڑا میں اپنے فرض منصبی کو ادا نہ کرنے والا ہوں گا۔ یہ زندگی کا ساتھ ہے کیونکہ (-) یہی کہانی دوہرائی جانے والی ہے۔ آخر دم سے لے کر قیامت تک جو کہانی دوہرائی جا رہی ہے اس کا ذکر ایک دو دفعہ کے بعد کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ ضرورت نہ ہوتی تو اس تفصیل سے (کلام الٰہی) بیان نہ کرتا۔

پس آپ یاد رکھیں کہ ہر دفعہ جب میں نے اپنے خطبات میں ایسی باتیں کہیں تو اپنے نفس پر غور کر کے دیکھیں ایک دو تین دن تک' چند دن تک آپ کے دل پہ اثر رہا اور آپ نے سوچا کہ ہاں یہ غلطی ہو گئی تھی اور اس کے بعد جو چیزیں بری ہیں ان میں ہی آپ ان چیزوں کا حسن دیکھنے لگ گئے۔ انانیت نے اکثر انسانوں پہ قبضہ کر لیا۔ جب میں آپ کہتا ہوں تو مراد یہ ہے کہ عام طور پر یہی ہوتا ہے اور یہی جماعت کے افراد سے بھی ہوتا چلا آیا ہے کچھ کم کچھ زیادہ کچھ اور زیادہ خدا کی راہ سے ہٹ کر غیر اللہ کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔

اب یہ زندگی جو صراط مستقیم کی زندگی ہے ایک تو ابتلاؤں کی زندگی ہے دوسرے مشکل بہت ہے۔ کیونکہ (کلام الٰہی) فرما رہا ہے شیطان جب تمہیں بہکاتا ہے تو حسین نظارے دکھا کے بہکاتا ہے۔ اب حسین نظارے دیکھنا اور ان کی طرف متوجہ نہ ہونا بڑا مشکل کام ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر آزمائش کے وقت آپ کو ایک بہت خوبصورت چیز دکھائی جاتی ہے اور انسانی نفس لازم ہے کہ دھوکہ کھا جائے کیونکہ نفس انسانی میں حسین چیزوں کی پیروی رکھ دی گئی ہے۔ ایک ہی صورت ہے جو انبیاء نے اختیار کی۔ کہ ان چیزوں کا حسن دیکھنے کی بجائے ان کی بدی ان کو دکھائی جانے لگی ہے۔ جیسے کہانیوں میں شیطان ایک بوڑھی عورت دکھائی جاتی ہے کہ جادو کی وجہ سے وہ خوبصورت دکھائی جارہی تھی۔ لیکن جس کو خدا تعالیٰ نے بچانا ہے اس کو جیسے کہانیوں میں بیان کیا گیا ہے' وہ خدا تعالیٰ کی طرف تو اشارہ نہیں مگر اس مضمون کو اس طرح لیتا ہوں کہ 'جس کو بھی اللہ نے بچانا چاہا اس کو اس بڑھیا کی اصل صورت دکھائی دی گئی اور اتنی مکروہ صورت اور اتنی لمبی عمر کی بڑھیا ہے کہ کوئی اس سے عشق لڑائے۔ سوائے پاگل کے بچے کے ہو ہی نہیں سکتا۔ اور سارے پاگل اور پاگل کے بچے بن جاتے ہیں جب شیطان ان کو دھوکہ دے کر اس بڑھیا کو خوبصورت کرکے دکھاتا ہے۔ اس بڑھیا کی طرف میرا خیال اس لئے نہیں کہ میرے نزدیک وہ کہانیاں آپ کی رہنمائی کر رہی ہیں' اس لئے کہ (کلام الٰہی) ایسی ہی بات کر رہا ہے۔ یعنی آنحضرت ﷺ کے معراج کی بات کر رہا ہے اور اس کی تفصیل میں جاکر دیکھیں تو دنیا رسول اللہ ﷺ کو بالکل صاف اور بڑھیا کی شکل میں دکھائی جارہی تھی۔ قدیم سے چلی ہوئی انتہائی منحوس پنجر تھا ایک اور وہ رسول اللہ ﷺ کی آزمائش کے لئے نکلی تھی۔ آپ دیکھ رہے تھے۔ کون ہے جو ایک منحوس چیز کو دیکھ کر' اس کو پہچان کر' جان کے کہ یہ ہمیشہ سے اسی طرح چلی آئی ہے اور سوائے کراہت کے اس سے اور کچھ نہیں ہو سکتا وہ آزمائش کے لئے نکلی ہے تو لازم بات ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ اس کے جال میں پھنس نہیں سکتے تھے۔ ناممکن تھا کہ آپ ذرہ بھی دھوکہ کھائیں۔

غرور کے دھوکے کا علاج یہ ہے کہ اس دھوکے کو پہچان لیں تو رفتہ رفتہ اس کا حسن زائل ہونا شروع ہو جائے گا اور اندر سے ایک بھیانک چیز' قابلِ نفرت چیز' خوفزدہ کرنے والی چیز نمایاں ہونے لگ جائے گی۔ اگر دیکھتے دیکھتے کسی خوبصورت وجود کا فیچر' اس کے جو اعضاء اس کے خدوخال ہیں وہ بگڑنے لگیں اور بکھرنے لگیں اور اس خوبصورت وجود سے ایک نہایت بھیانک وجود پیدا ہونا شروع ہو جائے تو آپ کا کیا ردعمل ہو گا۔ اگر پہلے آپ اس کو گلے سے لگائے ہوئے ہوں گے تو اچانک دھکا دے کر اس کو پرے پھینکیں گے اور خبیث چیز تو میرے ساتھ چمٹی ہوئی تھی (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) آپ تو جوتیوں کی ٹھوکر مار کے اس کو دفع کریں گے اور دل متلانے لگے گا۔ جو آپ نے بظاہر مزے لوٹے تھے وہ سارے مزے آپ کے دل میں متلی پیدا کردیں گے اور بعض دفعہ کو اگر ایسا نظارہ دکھایا جائے تو خواب میں بھی قے آنے لگتی ہے۔ آپ کو واقعی اپنی زندگی میں ان چیزوں سے قے آئے گی جن چیزوں کی اصلیت آپ کو دکھائی جائے گی اور یہ جو سلسلہ ہے اصلیت دکھانے کا یہ اللہ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

اس لئے اس میں شک نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ شیطان کا دھوکہ حق ہے اس میں ایک ذرہ بھی شک کی گنجائش نہیں۔ اللہ حق بات کہہ رہا ہے کہ شیطان کی ساری زندگی' اس کی ساری کوششیں جو قیامت تک کے لئے اس کو مہلت ملی ہے دھوکہ دینے کے سوا اور کسی چیز میں صرف نہیں ہو گی۔ پس اے میرے بندو! دھوکہ نہ کھانا۔ اس سے بڑی تنبیہ اور ایسی سخت تنبیہ اور ایسی بار بار تنبیہ کسی اور کتاب میں نکال کے دکھائیں۔ کسی اور رسولؐ کی زندگی میں آپ یہ تنبیہات اور تنبیہات بھی ایسی جو دنیا کی زندگی کو انتہائی مکروہ کر کے دکھانے والی ہیں' یہ نکال کے دکھائیں۔ آپ کو کہیں نہیں ملیں گی۔ اور اس کے باوجود وہ امت جو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہو رہی ہے اسی طرح شیطان کے دھوکہ میں مبتلا ہے اور پہلی امتوں سے بڑھ کر خدا کی عقوبت کے نیچے آئے گی کیونکہ ان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب نہیں ہوئے تھے' ان کو (کلام الٰہی) نصیب نہیں ہوا تھا۔ جب امت کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہو گئے' جس کو قرآن نصیب ہوا اور جس کے لئے اس کی ساری زندگی کے دھوکے کھول کھول کر دکھا دیئے گئے اگر وہ پھر بار بار کی ٹھوکر میں مبتلا ہوتی ہے تو اس سے زیادہ بدنصیب کوئی امت نہیں ہو سکتی اور ان ٹھوکروں میں مبتلا کرنے والوں کے لئے آنحضرت ﷺ نے بعینہٖ یہی الفاظ استعمال فرمائے ہیں' میں تمہیں انسانوں میں سے کہہ رہا ہوں کہ یہ سب سے بدنصیب ہو جائیں گے' آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں (۔) انسان تو انسان' یہ جانوروں سے بندروں سے' مکروہ چیزوں سے' سب سے زیادہ بدتر ہوں گے۔ وہ ان تنبیہات کے باوجود خود بھی راہ حق سے بھٹک جائیں گے اور لوگوں کو بھی شیطان کے چیلے بن کر راہ حق سے بھٹکانے والے بن جائیں گے۔

تو (۔) جس (۔) کی طرف اشارہ آیا ہے وہ یہ لوگ ہیں شیطان اور اس کے ساتھی جو غرور یعنی دھوکہ دینے میں الغرور ثابت ہوتے ہیں یعنی بہت بڑے دھوکے باز۔ وہ شیطان اکیلا نہیں بلکہ اس کا حزب بھی ہے اور اس حزب کے متعلق آنحضرت ﷺ فرما رہے ہیں کہ وہ دین کا لبادہ اوڑھ کر تم پر حملہ آور ہوں گے۔ بڑے بڑے چغے پہنے ہوئے اور دیں گے دھوکہ اور فریب۔ ان کی بات میں جھوٹ ہوتا ہے جو سچ بولنا نہیں جانتا جس کو دن رات جھوٹ کی عادت ہے وہ حق کا بندہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس لئے لفظ حق کو اچھی طرح پکڑ کے بیٹھ جائیں۔ اللہ حق ہے اور اللہ کا بیان فرمودہ سارا تذکرہ حق ہے۔ ماضی کا تذکرہ بھی حق ہے اور مستقبل کا تذکرہ بھی حق ہے اور جو لوگ اس حق کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا دعویٰ کہ وہ مذہبی راہنما ہیں یا اپنی قوم کی ہدایت کے لئے آئے ہیں سراسر' سر سے پاؤں تک جھوٹ ہے اور اس میں وہ پہچانے جاسکتے ہیں۔

اس لئے شیطان جو دھوکہ دیتا ہے یہ نہیں کہ پہچانا نہیں جاسکتا اگر انسان انصاف پر قائم ہو جائے اور حق کو پکڑ لے تو اس کو روزمرہ کی زندگی میں (۔) سخت دھوکے باز اور حق کو چھپانے والے دکھائی دینے لگ جائیں گے۔ جب بھی ان کے مقصد' ان کے مطلب کے خلاف بات ہو وہ اس خلاف بات کی مخالفت کرتے ہیں قطع نظر اس کے کہ وہ بات حق ہو۔ اور جب بھی کوئی اپنے مطلب کے خلاف بات کر رہا ہو' جب بھی ان کے مقصد کے حق میں کوئی بات کرے جس کو وہ اپنے مقصد کے حق میں سمجھتے ہوں اس پر راضی ہو جاتے ہیں خواہ کتنی بڑی جھوٹی اور شیطانی بات ہو اس کو سینے سے لگا لیتے ہیں۔ یہ ان کی کھلی کھلی پہچان ہے۔ میں صرف پاکستان کا تذکرہ نہیں کر رہا' بنگلہ دیش میں بھی' ہندوستان میں بھی' دوسرے سب ملکوں میں سارے مذہبی (لوگ) سوائے احمدیت کے اس شکل میں آپ کے سامنے کھل کر ظاہر ہو جاتے ہیں کہ اپنے مقاصد' اپنی خواہشات' اپنی نفسانیت کی پیروی کریں گے' جہاں اس کے مخالف کوئی بات ہوئی اس کو چھوڑ دیں گے۔ اور بنی نوع انسان کی بھلائی ان کے پیش نظر ہے ہی نہیں اپنی بڑائی ان کے پیش نظر ہے اور وہی بڑائی ہے جو ان کی راہنمائی کرتی ہے۔ وہی بڑائی ہے جس کو شیطان کی انا کہا جاتا ہے۔ وہی بڑائی ہے جس سے انسان کی بے راہ روی کا آغاز ہوا ہے۔ پس ان ساری باتوں کو کھول کھول کر آپ کے سامنے بیان کرنا میرا فرض تھا' فرض ہے اور فرض رہے گا اور وقتاً فوقتاً میں اس مضمون کو پھر اٹھاتا رہوں گا۔

ایک اور (کلام الٰہی) کی تنبیہہ (۔) یوں ہے۔ (۔) میرے بندوں سے کہہ دے کہ اچھی بات کیا کریں اور صرف اچھی بات نہیں جو سب سے اچھی بات ہو۔ اپنا شیوہ بنالیں کہ ایسی بات کریں کہ اس سے اچھی بات ہو نہ سکتی ہو یعنی بہترین بات کیا کریں۔ (۔) کیونکہ شیطان تو اس انتظار میں بیٹھا ہے کہ ان کے درمیان تفریق پیدا کردے اور ہر تفریق بری بات سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہوتی ہے۔ اچھی بات سے کبھی بھی تفریق نہیں ہوتی۔ **ساری جماعتوں میں جہاں بھی جھگڑے چلے ہیں ان پر میں غور کرکے‘ اپنی نظر میں رکھ کر آپ کو بتا رہا ہوں کہ سارے جھگڑے بُری باتوں سے ہوتے ہیں۔** اچھی بات کہنے پہ کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ (-) میرے بندوں کو بتا دے یعنی یاد کرا دے کہ شیطان تو میرے بندوں کا کھلا کھلا دشمن ہے۔ اتنی تنبیہات کے باوجود پھر اس کی باتوں میں آجائیں گے۔

یہ بات کی جو بات چلی تھی کہ بہت اچھی بات کیا کریں اب میں حضرت (بانی سلسلہ) کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں جہاں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔ فرماتے ہیں "ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا" یہ ایک عمدہ طریق ہے جس پر عمل کرنے سے آپ کو کچھ غور کا موقع مل جائے گا۔ انسان جب بھی اپنے مطلب کے خلاف کوئی واقعہ دیکھتا ہے یا اپنی خواہش کے خلاف کسی اپنے عزیز کو چلتے ہوئے دیکھتا ہے بسا اوقات وہ عزیز اس کی خواہش کے خلاف چل رہا ہوتا ہے مگر راہ حق کے خلاف نہیں چل رہا ہوتا۔ یہ باریک باتیں ہیں جو آپ اپنی زندگی پر غور کریں تو آپ کو دکھائی دینے لگ جائیں گی۔ اگر اپنی انا کی خاطر بات کرتا ہے تو اپنے بیٹے سے کرے یا بیٹی سے‘ بیوی سے کرے یا بیوی اپنے خاوند سے کرے ہمیشہ یہ بات غلط ہو گی اچھی نہیں ہو گی۔ چنانچہ (حضرت بانی سلسلہ) نے اس کا ایک حل یہ بیان فرمایا ہے کہ **عادت ڈالو کہ بات کرنے سے پہلے ذرا ٹھہر جایا کرو۔ روزمرہ کی عام گفتگو مراد نہیں ہے۔ ورنہ ہر کلمے پہ ٹھہرنا پڑے گا۔ عام گفتگو‘ دیکھ بھال‘ آج آپ نے کیا کیا‘ آج میں نے کیا کیا‘ اس قسم کی چیزیں تو گھروں میں چلتی رہتی ہیں مراد ہے کہ جب کوئی ایسی بات کہنے لگو جس میں تمہارے نفس نے جوش پیدا کر دیا ہے اس وقت ذرا ٹھہر جایا کرو۔** "سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے" یعنی ایسے معاملات کو اللہ کی طرف لوٹاؤ اور اپنے ذہن میں سوچو کہ میں یہ جو بات کہنے لگا ہوں یہ اللہ کو پسند آئے گی‘ اس بات کے اندر کوئی فریب تو نہیں آگیا اور اگر ہلکا سا بھی فریب ہو تو وہ حق کے خلاف ہو گی اور غرور یعنی سب سے بڑے دھوکے باز کو پسند آئے گی۔ تو باتوں کو سوچ کے ان کو پہچاننا یہ ایک ایسا آسان طریق حضرت (بانی سلسلہ) نے بیان فرما دیا ہے یعنی جو آسان بھی ہے مشکل بھی۔ مشکل اس لئے کہ اس پر عمل کرنا اور ایسی بات سے رک جانا یہ اسی کے لئے مقدر ہو سکتا ہے جو صاحب توفیق ہو‘ جس کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اس لئے ہر موقع پر میں دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔

مگر ایسا بندہ جو واقعی برائی سے بچنا چاہے اور وہ دن رات دعائیں کرتا رہتا ہو‘ ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہے یا دوسری باتوں میں بھی مصروف ہو تو اس کا دل ہمیشہ یہ چاہے کہ اے اللہ میری نصرت فرما‘ اے اللہ میری مدد فرما‘ اے اللہ مجھے سچی بات کہنے کی توفیق بخش‘ اے اللہ تعالیٰ مجھے بری باتوں سے بچا۔ اس قسم کی دعائیں کرتا رہتا ہے وہ جب بھی ٹھہر کر سوچے گا اس کو حق صاف دکھائی دے دے گا۔ یہ بات میں اس غرض سے کرنے لگا تھا‘ اس بات میں دکھاوا تھا‘ اس بات میں فریب تھا‘ اس بات میں یہ برائی تھی یا وہ برائی تھی یہ ساری چیزیں آپ کو کچھ ٹھہرنے کے بعد رفتہ رفتہ دکھائی دینے لگیں گی جیسے اندھیرے کمرے کی چیزیں ایک دم صاف دکھائی نہیں دیا کرتیں۔ آپ اندر جا کر بیٹھیں تو تھوڑی دیر کے بعد سب کچھ دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔ **اسی لئے شیطان سے بچنے کا یہ طریق ہے وہ آپ کو ظلمات میں گھسیٹتا ہے‘ اندھیروں میں گھسیٹتا ہے اور جلدی فیصلہ چاہتا ہے۔ اگر آپ ان اندھیروں میں جلدی میں کوئی فیصلہ کریں گے تو ہرگز بعید نہیں کہ آپ بار بار ٹھوکر کھائیں گے اور اپنے نقصان کا موجب بنیں گے۔**

پس حضرت (بانی سلسلہ) اس نفسیاتی نکتے کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ جب بھی کوئی ایسا معاملہ ہو کہ تمہارے دل میں ایک جوش ہو کسی بات کے کرنے کا تو اچانک دل اس بات کی طرف متوجہ ہو کہ میں کچھ بات کہہ کے یا اپنا بدلہ لوں یا کچھ بھی نیت ہو اس وقت تمہیں وہ بات اچھی لگے گی لیکن ذرا ٹھہر جاؤ گے تو اس اندھیرے میں سے تمہیں شیطان کی ساری حرکتیں دکھائی دینے لگ جائیں گی اور اسی بات پر استغفار شروع کر دو گے۔ پس اللہ کے حوالے کیا کرو بات کو اور انتظار کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں روشنی عطا فرما دے اور تم اندھیروں کی ٹھوکروں سے بچ سکو۔ یہ خلاصہ ہے حضرت (بانی سلسلہ) کی نصیحت کا۔

اس کی تفصیل میں بیان فرماتے ہیں "جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو‘ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو نہ بولنا بہتر ہے" یہ جو شرارت یا فساد کا موجب ہو‘ فرمایا ہے۔ صاف پتہ چلا کہ عام بول چال کی حضرت (بانی سلسلہ) بات ہی نہیں کر رہے۔ ان حالتوں کی بات کر رہے ہیں جن میں انسان نفس کا مغلوب ہوتا ہے اور ویسی باتیں اس وقت اگر کی جائیں جو دل میں خود بخود اٹھتی ہیں تو وہ لازماً فساد کا موجب ہوں گی اس سے نہ بولنا بہتر ہے۔ لیکن کہاں بولنا ہے کہاں نہیں بولنا اس مضمون کو بھی حضرت (بانی سلسلہ) بڑی وضاحت سے سمجھا رہے ہیں ورنہ محض بولنے سے پرہیز سے آپ کا مقصد حل نہیں ہو گا یعنی وہ مقصد حل نہیں ہو گا جو خدا تعالیٰ نے آپ پر عائد فرمایا ہے۔

اس کے متعلق نیکی کی تعلیم دینا اور بدی سے روکنا یہ حکم ہے جو (کلام الٰہی) نے بار بار دیا ہے اور یہی وہ حکم ہے جس کی تفصیل حضرت رسول اللہ ﷺ نے بار بار بیان فرمائی ہے۔ - - - - - - - - - کہ کسی بات سے رکنا کہ فساد نہ ہو ہرگز یہ مراد نہیں کہ اچھی بات جو تم سمجھتے ہو کہ ہونی چاہئے اس لئے اس سے رک جاؤ کہ فساد نہ ہو یا بری بات جس سے روکنا تم ضروری سمجھتے ہو اس سے نہ روکو تو یہ بھی اللہ کے منشاء کے خلاف ہے۔ اور جو مثال میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے وہ اس بات کو خوب واضح کرتی ہے۔ اندھیرے کمرے میں ایک شخص بیٹھا ہو اس کو سب کچھ دکھائی دے رہا ہو۔ جب تک دکھائی نہ دے اس نے کوئی حرکت نہیں کی تاکہ ٹھوکر نہ کھا جائے جب نظر آنے لگ گیا تو اس کو صاف پتہ چل گیا کہ یہاں میز پڑی ہے‘ یہاں فلاں چیز پڑی ہے‘ یہاں یہ نقصان ہو سکتا ہے‘ یہاں چھری پڑی ہے‘ یہ کیل پڑا ہے اس پر پاؤں آ سکتا ہے وغیرہ وغیرہ بعض دفعہ شیشے کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہوتے ہیں تو اگر اس نے دیکھ لیا اور پھر بچ کے نکل گیا۔ اتنے میں اس کا کوئی بچہ ایک دم داخل ہوتا ہے تو کیا وہ رک جائے گا اس بات سے کہ اس کو بتائے کہ یہ کام نہیں کرنا۔ ہرگز نہیں رکے گا۔ اس وجہ سے کہ وہ کہے گا کہ کیا مجھے روک رہے ہیں کیوں خواہ مخواہ مجھ پر بار بار پابندیاں لگاتے ہیں یہ کرو‘ یہ نہ کرو‘ ہرگز نہیں رکے گا۔ وہ اس کو کہے گا دیکھو بیٹا ٹھہرو‘ ٹھہرو‘ ٹھہرو‘ ذرا سوچ کر قدم اٹھاؤ اس کمرے میں یہ بھی خطرہ ہے‘ یہ بھی خطرہ ہے‘ وہ بھی خطرہ ہے‘ اور اگر تم ذرا ٹھہر جاؤ گے تو تمہیں یہ خطرات دکھائی دینے لگ جائیں گے مگر جب تک دکھائی نہیں دیتے میرا فرض ہے کہ میں تمہیں اپنی آنکھوں سے دکھاؤں۔ **یہ نہی عن المنکر ہے یعنی ناپسندیدہ چیزوں سے روک دینا۔ اس پر اگر کوئی غصّہ کرے تو اس کے باوجود روکنا ہے صرف یہ تاکید ہے کہ حسنِ کلام سے کام لو۔** جیسا کہ قول کے متعلق فرمایا اسی کی تشریح میں کر رہا ہوں کہ جب بات کرنا احسن طریق پر کیا کرنا مگر بعض دفعہ بات کرنا ضروری ہو گا۔ اگر تم دلکش انداز میں وہ بات کہو اور بھونڈے طریقے سے نہ کہو تو پھر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہو۔ پس آپ نے دوسروں کو رستہ دکھانا ضرور ہے اس سے رکنا آپ کے اختیار ہی میں نہیں ہے۔ بری باتوں سے روکنا بھی لازم ہے اچھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتوں کی طرف بلانا بھی لازم ہے اس سے انحراف ہو سکتا ہی نہیں (-)

دیکھیں حضرت (بانی سلسلہ) کتنی باریکی سے ان راہوں کے خموں کو جانتے تھے' جانتے تھے کہ کہاں ٹھوکر کھائی جاسکتی ہے ان کے خطرات سے آگاہ تھے (-)

"لیکن یہ بھی (صاحب ایمان) کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار میں رکے"

(صاحب ایمان) کی شان سے بعید ہے' یہ بات سن کر یہ نہ سمجھیں کہ ہر بات حق سمجھ کر اس طرح بھونڈے انداز میں کریں کہ وہ فساد کا موجب بن جائے۔ حق بیان کرنے کا بھی ایک طریقہ ہوا کرتا ہے حق تو بیان کرنا ہے مگر ایسے رنگ میں بیان کرنا ہے کہ وہ احسن ہو۔ اس ذکر میں فرماتے ہیں "**(صاحب ایمان) کی شان سے بعید ہے کہ امرِ حق کے اظہار میں رکے اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف زبان کو نہ روکے**" کوئی بیوقوف اس کا غلط معنی بھی لے سکتا تھا اس لئے (-) آپ نے اس کو اتنا کھول دیا کہ اس کے غلط معنے لینے کا کوئی امکان ہی' کوئی احتمال ہی باقی نہیں رہا۔

"دیکھو (-) نبی کریم ﷺ نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا تو اپنے پرائے سب کے سب دشمن ہو گئے مگر آپ نے ایک دم بھر کے لئے کبھی کسی کی پرواہ نہیں کی" اپنے پرائے سارے دشمن ہو گئے مگر ایک دم بھر کے لئے کسی کی پرواہ نہیں کی۔ ایک واقعہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے ایسا نہیں نکال سکتے کہ آپ کی بات کرنے کی طرز (اللہ پناہ دے) ٹیڑھی تھی یا غصہ دلانے والی تھی اس لئے جو اپنے پرائے تھے وہ دشمن ہو گئے۔ حق سے باز نہیں آئے۔ حق بات کہنے سے باز نہیں آئے۔ لیکن جب بھی حق بات کہی تو انتہائی خوبصورت تھی۔ احسن قول تھی۔ چنانچہ تبلیغ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ایسی بات کرو (-) کہ تمہاری وجہ سے کوئی ٹھوکر نہ کھائے بات کا حسن کھول کر بیان کرو۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی تبلیغ میں ساری زندگی میں ایک بھی ایسا واقعہ آپ بیان نہیں کر سکتے جس میں آپ کے طرز بیان کی وجہ سے تلخی ہوئی ہو۔ حق بات ہمیشہ کہی مگر بہت ہی پیارے اور نرم انداز میں۔

"آپ نے ایک دم بھر کے لئے کبھی کسی کی پرواہ نہیں کی یہاں تک کہ جب ابو طالب آپ کے چچا نے لوگوں کی شکایتوں سے تنگ آکر کہا اس وقت بھی آپ نے صاف طور پر کہہ دیا کہ میں اس کے اظہار سے رک نہیں سکتا۔ آپ کا اختیار ہے میرا ساتھ دیں یا نہ دیں" اس سارے دور میں جب تک ابو طالب نے یہ بات نہیں کی صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ توحید کا اظہار اس طرح فرماتے تھے کہ ابو طالب کے لئے بھی کوئی گنجائش نہیں تھی' جائز وجہ نہیں تھی کہ آپ کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں۔ جب آخر اس نے محسوس کیا کہ قوم میری مخالف ہو رہی ہے اور مجھے ضرور محمدؐ کو اس طریق سے باز رکھنا ہے' ﷺ تو اس وقت آپ فرماتے ہیں کہ یہ خیال دل سے نکال دو کہ تمہاری وجہ سے میں حق پر قائم ہوں' تمہاری وجہ سے مجھے میرے دشمنوں سے حفاظت حاصل ہے۔ میں تو یہ بات ضرور کہوں گا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ اس بات کے اظہار سے رک جاؤں اس لئے اپنی امان اگر اٹھانی ہے تو اٹھا لو پھر دیکھو کہ خدا تم سے کیا سلوک کرتا ہے۔

(-) ہم نے (دعوت الی اللہ) کی راہ میں سفر کرنا ہے۔ ہر ایسے ملک میں سفر کرنا ہے جہاں ہماری (دعوت الی اللہ) لوگوں کو تکلیف دیتی ہے' دکھ پہنچاتی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ سفر کرنا ہے کہ ہمارے بیان کے انداز کی غلطی سے کوئی دکھ نہ پہنچے۔ ہر بات اس رنگ میں کرنے کی کوشش کریں کہ وہ جہاں تک ممکن ہو صاف اور پاک اور پیاری دکھائی دینے والی بات ہو پھر اگر دشمن اس پہ ناراض ہوتا ہے تو پھر بالکل پرواہ نہ کریں (-) آپ اٹھیں اور نماز کے لئے تیار ہوں' اٹھا نہیں جا رہا تھا اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ نے ان کے اوپر کوئی سختی نہیں کی صرف دکھ کا اظہار کیا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ ساری زندگی نیکیوں کی نصیحت اسی طرح کی کہ جس نے نہیں مانا اس پر جس طرح کہ (مخالف) کہتے ہیں کہ تلوار اٹھاؤ اور یہ ہے اصل میں کلمہ حق کہنا' گردنیں اڑا دو ان کی جو تمہاری بات نہ مانیں' ہرگز رسول اللہ ﷺ نے یہ طریق اختیا نہیں کیا۔ غم بہت محسوس کیا ہے (-)

جب دشمن آپ کی بات نہیں مانے گا تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ اس کے نہ ماننے کا غم محسوس کریں اور وہ غم صبر اور دعاؤں میں تبدیل ہو جائے۔ اگر اس طرح' ان ہتھیاروں سے لیس ہو کر آپ سفر کرتے ہیں تو یہ ہتھیار گردنیں کاٹنے والے نہیں بلکہ دل جیتنے والے ہتھیار رہیں اور یہ وہی ہتھیار رہیں جو گھر میں استعمال ہوں گے تو باہر استعمال کرنے کی عادت پڑے گی۔ اگر گھر میں ہی آپ کو ان کے استعمال کا سلیقہ نہیں آتا تو دروازہ کھول کر کر جب گلیوں میں نکلیں گے تو اس وہم میں مبتلا نہ ہوں کہ دوستوں سے آپ اس طرح حسن سلوک کریں گے جو گھر میں نہیں کر سکے۔ کوئی اور بات ہو گی جو آپ کی بات کو نرم کرنے والی ہو گی۔ کوئی دکھاوا ہو گا' خوف ہو گا دنیا کا کہ کہیں مار ہی نہیں بیٹھے اس صورت میں ہو سکتا ہے آپ باہر نرم باتیں کرتے ہوں اور گھر میں نہ کرتے ہوں مگر یہ تضاد بتا رہا ہے کہ ایسا شخص جھوٹا ہے اگر جھوٹا نہ ہو تو اس کا طریق وہی ہونا چاہئے (-) جو گھر میں طریق تھا وہی باہر تھا۔ جو انداز بیان گھر کا تھا وہی انداز بیان باہر کا تھا۔ جس طرح اپنے بچوں سے گفتگو فرماتے تھے اسی طرح دشمن سے بھی گفتگو فرمایا کرتے تھے اور پرواہ نہ کرنے والوں سے آپ دکھ محسوس کرتے تھے اور ان کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس طریق میں کوئی بھی خامی نہیں ہے۔ ایک ادنیٰ سا بھی تضاد نہیں ہے (-) اس لئے حضرت (بانی سلسلہ) نے آغاز ہی میں یہ خطرہ محسوس کر کے کہ بولنے اور نہ بولنے کی نصیحت کو آپ غلط نہ سمجھ بیٹھیں آپ نے سارے معاملے کی انتہائی تفصیل آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ ایک بھی ٹھوکر کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی۔ پس اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ (-) ہمیں وہ امام نصیب ہو گیا جو (-) خطرات کی اس دنیا میں ہمیں ہر ٹھوکر سے بچانے کے لئے بے انتہا کوشش کر رہا ہے۔ تمام تحریریں آپ کی اسی لئے وقف ہیں جو بھی کلام فرمایا اسی لئے وقف تھا۔

تو میں امید رکھتا ہوں کہ ان باتوں کو صرف وقتی طور پر نہیں سمجھیں گے بلکہ دل سے باندھ لیں گے۔ دل میں ایسی جگہ دیں گے کہ پھر وہ دل سے نکل نہ سکیں۔ اور اس کے لئے مجھے بار بار کہنا پڑے گا۔ تنگ نہ آجائیں کہ میں وہی بات پھر کہہ دیتا ہوں کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ بھاری اکثریت ہماری ان باتوں کو سننے کی محتاج ہے اور محتاج رہے گی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جو برباد ہونا کرے اختیار
خدا کے لئے ہے وہی بختیار

جو اس کے لئے کھوتے ہیں پاتے ہیں
جو مرتے ہیں وہ زندہ ہو جاتے ہیں

وہی وحدہٗ لاشریک اور عزیز
نہیں اس کی مانند کوئی بھی چیز

اگر جاں کروں اس کی رہ میں فدا
تو پھر بھی نہ ہو شکر اس کا ادا

(درثمین)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 20۔اپریل 1998ء

12-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔
1-25 رات۔ درس القرآن۔ بیت الفضل لندن۔
3-25 رات۔ چینی زبان سیکھئے۔
4-45 رات۔ چلڈرنز کارنر کوئز۔
5-30 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-40 صبح۔ ایم ٹی اے امریکہ کی پیشکش سچائی کے متلاشی۔
7-00 صبح۔ اردو کلاس۔
8-15 صبح۔ چینی زبان سیکھئے۔
8-45 صبح۔ انگریزی دان دوستوں سے حضرت صاحب کی ملاقات۔
10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ کوئز۔
11-25 دوپہر۔ درس القرآن۔ بیت الفضل لندن۔
1-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-05 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-10 دوپہر۔ سپورٹس نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ۔
4-30 شام۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
7-05 شام۔ ہومیوپیتھی۔
8-10 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-20 رات۔ اردو کلاس۔

منگل 21۔اپریل 1998ء

12-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
1-05 رات۔ دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن۔
1-50 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
2-50 رات۔ ایم ٹی اے ورائٹی۔
3-45 رات۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
4-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
5-20 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-25 صبح۔ سپورٹس۔ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ۔
7-15 صبح۔ اردو کلاس۔
8-20 صبح۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
8-50 صبح۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
10-40 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-20 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 13-9-96
12-25 دوپہر۔ دینی تعلیمات۔
1-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-05 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-10 دوپہر۔ طبی معاملات۔
7-05 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-10 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ اردو کلاس۔

بدھ۔22۔اپریل 1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کریم کا صحیح تلفظ۔
12-55 رات۔ ایم ٹی اے ورائٹی۔
1-50 ہماری کائنات۔ سید طاہر احمد۔
2-20 رات۔ ترجمہ قرآن کریم کلاس۔
4-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کریم کا صحیح تلفظ
5-05 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-20 صبح۔ طبی معاملات۔
6-55 صبح۔ اردو کلاس۔
8-35 صبح۔ حکایات شیریں۔
8-50 صبح۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-35 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کریم کا صحیح تلفظ۔
11-50 دوپہر۔ ہماری کائنات۔ سید طاہر احمد صاحب۔
12-20 دوپہر۔ ایم ٹی اے ورائٹی
1-15 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-20 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-25 دوپہر۔ گفتگو۔
7-00 رات۔ ترجمہ قرآن کریم کلاس۔
8-05 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ اردو کلاس۔

جمعرات 23۔اپریل 1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
1-05 رات۔ المائدہ۔
1-30 رات۔ پیرہن۔
2-05 رات۔ ترجمہ قرآن کریم کلاس۔
4-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
5-10 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-15 صبح۔ کینیڈین پروگرام۔ ہمارے دوستوں سے ملئے
7-00 صبح۔ اردو کلاس۔
8-30 صبح۔ ترجمہ قرآن کریم کلاس۔
10-40 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-20 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ 12-10-96
12-25 دوپہر۔ المائدہ۔
12-45 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
1-50 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-00 دوپہر۔ کوئز تاریخ احمدیت۔
3-40 دوپہر۔ درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ۔
4-30 دوپہر۔ ڈچ زبان سیکھئے۔
7-00 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
8-05 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔ اردو کلاس۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ ابن مکرم چوہدری فضل دین صاحب محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ مورخہ 17-4-98 کو بوجہ ہارٹ اٹیک قریباً 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اگلے روز ان کا جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں پڑھایا۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم نصراللہ صاحب جو کہ میاں خدا بخش صاحب بھیروی رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بہو تھیں۔ مورخہ 27-2-98 ملٹری ہسپتال ٹیکسلا کینٹ میں بعمر 63 سال اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ موصوفہ مکرم ملک نعیم اللہ صاحب انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم محمد مقصود احمد منیر صاحب مربی سلسلہ کارکن نظارت اشاعت کی خوشدامن صاحبہ کو اچانک دائیں طرف کا فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ ابھی تک بے ہوشی کے عالم میں ہیں۔ حالت خطرے سے باہر نہیں۔ اور زیادہ تشویش کی بات ہائی بلڈ پریشر بھی ہے۔

○ مکرم محمد عبدالستار صاحب لیکچرر اسسٹنٹ بیالوجی تعلیم الاسلام کالج ربوہ بعارضہ قلب C.C.U وارڈ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد گھر واپس آ گئے ہیں۔ ابھی تک دائیں بازو اور دائیں ٹانگ میں بہت تکلیف ہے۔ اور کمزوری بھی بہت ہے۔

○ مکرم میاں محمود احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گرنے کی وجہ سے پسلیوں کا فریکچر ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے کافی تکلیف ہے۔

○ مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بھاوجہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سمیع صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔

○ عزیز ثمر احمد منگلا ابن مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب لاہور شدید بخار ہے۔

○ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو شفا عطا فرمائے۔

امداد طلباء
مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔
امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔
(نگران امداد طلباء)

ضروری اعلان

○ مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر جو کہ جماعت ہائے کوٹلی وامیر جماعت ہائے آزاد کشمیر تھے۔ ان کے بارے میں اگر کسی دوست کو کوئی بھی بات معلوم ہو جو کہ ان سے زندگی میں ملاقات کے موقعہ پر احمدیت کی خدمت یا بنی نوع انسان کی ہمدردی کے سلسلہ میں ہوئی ہو یا معلوم ہو تو خاکسار کو ازراہ کرم آگاہ فرما کر مشکور فرمائیں۔ خاکسار ان کے بارے میں کتاب شائع کرنا چاہتا ہے۔ جس کے لئے ان تمام باتوں سے آگاہی ضروری ہے۔
ڈاکٹر محمد ظفر کلیم ابن مکرم امیر عالم صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر۔

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے اور برکتوں سے نوازا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 230-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرما کر ممنون ہوں۔
(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں
قومی اخبارات سے

ربوہ : 18 اپریل۔1998ء
موسم : گرمی زیادہ ہو گئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

بھارت نے کہا ہے کہ پاکستان نے کشیدگی بڑھائی ہے اب مذاکرات میں پہل نہیں کریں گے۔ مذاکرات کو پاکستان مسئلہ کشمیر کی نذر کرنا چاہتا ہے۔ ایٹمی ہتھیار کے حوالے سے ڈاکٹر عبدالقدیر کے بیان سے ماحول میں تناؤ ہے۔

انڈونیشیا میں تیز بخار سے 4 ماہ میں مرنے والوں کی تعداد 165 ہو گئی ہے۔

چیچنیا کے حریت پسندوں نے روسی فوج پر حملہ کرکے جرنیل سمیت 3۔ افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔

کولمبیا خلائی شٹل 7 سائنس دانوں اور متعدد جانوروں کو لے کر روانہ ہو گئی ہے۔ خلاباز انسان کے اعصابی نظام پر خلائی اثرات کا جائزہ لیں گے۔

آسٹریا میں صدارتی انتخاب آئندہ اتوار کو ہو گا۔

بنگلہ دیش میں خراب شراب پینے سے 20۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

امریکی صدر بل کلنٹن کے خصوصی نمائندہ رچرڈ سن نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان سے مل کر علاقہ میں امن کی کوشش کرنا چاہتا ہے۔ بھارت اور پاکستان اپنے تصفیہ طلب مسائل مذاکرات کے ذریعے حل کریں۔

○○○

ملکی خبریں

صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ بھارت "را" کے ایجنٹوں کے ذریعے پاکستان میں دہشت گردی کرا رہا ہے۔ دھمکیاں دینا بھارت کا معمول ہے۔ ہم اپنا دفاع کرنا جانتے ہیں۔

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بجلی کے مہنگے معاہدے کرکے سابق حکومت نے اکانومی کا بھٹہ بٹھا دیا۔ مجسٹریٹ اور جج مظلوم کو موقع پر انصاف مہیا کریں۔ خدمت کمیٹیوں کے ذریعے ناانصافی ختم کر دی جائے گی۔

تاجروں کی اکثریت نے ٹریڈ سرٹیفیکیٹس لینے سے انکار کر دیا ہے۔ مارکیٹوں میں کشیدگی کی فضا رہی انجمن تاجران کے لئے سرٹیفیکیٹس تقسیم کرنا مشکل ہو گیا۔

خدمت کمیٹیوں نے پورے ملک میں کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ ہر کمیٹی 9 سے 11 ارکان پر مشتمل ہے۔ پنجاب میں خدمت کمیٹیوں کی تعداد 157۔ صوبہ سرحد میں 71' سندھ میں 105 اور بلوچستان میں 94 ہے۔ کمیٹیوں کو بدعنوانی میں ملوث اپنے رکن اور چیئرمین کو ہٹانے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ متعلقہ حلقہ کا ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کمیٹی کے سیکرٹری کے طور پر فرائض انجام دے گا۔ کمیٹی کا اجلاس ہر ماہ ہو گا۔ کمیٹی کو گریڈ 1۔ سے گریڈ 16۔ تک سرکاری ملازموں کے خلاف کرپشن کے الزام کی تحقیقات کا اختیار ہو گا۔

بی بی سی نے خدمت کمیٹیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کو کمیٹیوں کی نہیں کمٹمنٹ کی ضرورت ہے۔ ساڑھے تین کروڑ پاکستانی مکمل غربت کی زندگی گذار رہے ہیں۔ دو تہائی پاکستانی ان پڑھ ہیں۔ 60۔ فیصد کو پینے کا صاف پانی نہیں ملتا۔ 78 فیصد پاکستانی صفائی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں پولیس کا ڈھانچہ بہتر بنانے کے لئے اب تک 18 کمیشن بن چکے ہیں۔ 6۔ کمیشن کراچی کے حوالے سے بنائے گئے۔ پاکستان میں میں ہر بار پرانے پرانے مسائل کے حوالے سے نئے نئے کمیشن بنا دیئے جاتے ہیں۔ ایوب خان کے بنیادی جمہوریت کے اداروں اور بھٹو کی پیپلز کمیٹیوں کو مقبولیت نہیں ملی۔ جنرل ضیاء کی مصالحتی' پنچائتی' صلوۃ و زکوۃ کمیٹیاں بھی بااثر ہونے کے باوجود بے اثر ہو گئیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے ججوں کو خط لکھنا شروع کر دیئے ہیں کہ حکومت میرے خلاف انتقامی کارروائیاں کر رہی ہے۔

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ساتھ ادغام کے مسئلہ پر مسلم لیگ (ج) ہوتی گروپ میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ جس کے باعث پارٹی مزید دو دھڑوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔

ہوائی اڈے وفاقی حکومت نے نجی شعبہ کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پی ٹی وی کے واجبات وصول کرنے کے لئے آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ حکومت نے 85 کروڑ روپے ادا کرنے ہیں۔ جبکہ دیگر کمپنیوں نے 44 کروڑ روپے دینے ہیں۔

بیت الاقصیٰ میں خطبہ

○ ربوہ 17۔ اپریل۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ اس خطبہ میں آپ نے "یوم تحریک جدید" کے حوالہ سے احباب کو اس کی تاریخ اور اہمیت سے آگاہ فرمایا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

کریسنٹ گریمر اسکول
کی تمام برانچز میں نرسری تا دہم (سائنس و آرٹس) میں داخلے شروع ہیں
فون آفس: 213239 فون رہائش: 211477

میٹرک کے امتحانات سے فارغ ہونیوالے طلباء و طالبات کے لئے
2 ماہ کے خصوصی ابتدائی
کمپیوٹر ٹریننگ کورس میں داخلہ جاری ہے
(صبح طالبات ★ شام طلباء)
ABACUS
ابیکس کمپیوٹر اکیڈمی
لنک ساہی وال روڈ ناصر آباد غربی ربوہ
920

سونے کے سیٹ • کڑے • چوڑیاں
فینسی جیولرز
سنٹرل مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 212669 رہائش 212667 ★

جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات مدر ٹنکچرز' پوٹنسیاں' بائیو کیمک ادویات' گولیاں' ٹکیاں' شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز۔ خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون 771-213156۔ فیکس (04524-212299)

نہایت باموقع پلاٹس
• محلہ ناصر آباد (مبارک کالونی) برلب ساہی وال روڈ کمرشل و رہائشی پلاٹس ایک ایک کنال 15-15 مرلہ کالونی میں اوپن سپیس کے ساتھ ساتھ۔
• 24 کنال زمین دو پختہ سڑکوں کے درمیان سرگودہا روڈ اور کالووال روڈ کے سنگم میں۔
فیکٹری وغیرہ لگانے کیلئے بہترین موقعہ نیز رہائشی پلاٹس کی صورت میں بھی دستیاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اقصیٰ روڈ ربوہ
رہائش: 211060 212601
آفس: 212608 212626

خوشخبری
آپ کی اور آپ کے بچوں کی صحت کا ضامن
امریکہ سے درآمد شدہ
AQUA WATER FILTERS
جراثیم سے پاک قدرتی طور پر شفاف اور خوش ذائقہ منرل واٹر کا حصول اب اکوا سیف واٹر فلٹر کی بدولت اب آپ کے اپنے گھر میں انتہائی مناسب قیمت میں ممکن ہے آج ہی رابطہ کیجئے
ڈسٹری بیوٹرز
AQUA SAFE
پوائنٹ شنڈ کیٹ کل اردو بازار ربوہ فون 211212 PP
سٹاکسٹس:۔
• خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ 212831
• خالد سینیٹری ورکس کالج روڈ ربوہ 211225
• احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ 211006